السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری بیوی کے پاس سونا ہے جسے وہ پہنتی ہے اور وہ حد نصاب کو پہنچتا ہے تو کیا اس میں زکوٰۃ ہے؟ اور کیا زکوٰۃ کی ادائیگی میرے ذمہ ہے یا میری بیوی کے؟ اور کیا زکوٰۃ اس سونے سے نکالی جائے یا اس کے برابر نقد قیمت سے ادا ہو جائے گی؟ (ابراہیم۔ ا۔ الریاض)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سونے اور چاندی کے زنور میں زکوٰۃ واجب ہے جبکہ وہ نصاب کے وزن کو پہنچ جائے اور وہ سونے کے لیے ۲۰ مثقا اور چاندی کے لیے ۱۴۰ مثقال ہے۔ موجودہ صورت میں سونے کے نصاب کی مقدار ۱۱۳/۷ گنی ہے۔ لہٰذا جب سونے کا زیور اتنی مقدار کو پہنچ جائے یا اس سے بڑھ جائے تو اس سلسلے میں علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر قول کے مطابق اس میں زکوٰۃ واجب ہے خواہ یہ زیور پہننے کے لیے ہو۔

اور چاندی کے نصاب کی مقدار سعودی ریالوں میں ۵۶ ریال ہے۔ لہٰذا جب چاندی کا زیور اس مقدار تک پہنچ جائے یا اس سے بڑھ جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ سونے، چاندی اور سامان تجارت میں زکوٰۃ ربع عشر ہے جو کہ ایک سو میں ڈھائی اور ہزار میں پچس بنتی ہے۔ اسی طرح اس مقدار سے زیادہ کا حساب کیا جا سکتا ہے۔

زکوٰۃ زیور کی مالکہ کے ذمہ ہے، اگر اس کی اجازت سے اس کا خاوند یا کوئی دوسرا آدمی ادا کر دے تو بھی کوئی حرج نہیں اور زکوٰۃ اسی زیور سے نکالنا ضروری نہیں بلکہ سونے یا چاندی کا موجودہ نرخ شمار کر کے اس کی قیمت کے برابر زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ جبکہ اس پر پورا سال گزر چکا ہو۔

[فتاوی بن باز رحمہ اللہ]

جلد اول - صفحہ 108

محدث فتویٰ